مجرموں کو پھانسیاں دی جارہی ہیں۔ کیا یہ قیام امن کا پائیدار حل ہے؟

ادھر انتظامیہ کا حال یہ ہے کہ آئے روز پولیس کی تحویل میں ملزم، پولیس مقابلوں میں قتل ہو رہے ہیں۔ طرفہ تماشہ یہ ہے کہ ایک طے شدہ کہانی ہے جو ہر پولیس مقابلے کے بعد اخبارات کو بھجوادی جاتی ہے جیسا کہ رائیونڈ بم دھماکے کے ملزموں کے قتل کی کہانی ہے۔.......

"پولیس ملزموں کو تفتیش کی غرض سے اور ان کی نشان دہی پر دیگر ملزموں کی گرفتاری کیلئے انہیں لے کر جارہی تھی۔ ملزموں کے ساتھیوں نے پولیس وین پر فائرنگ کر دی، وین کے ٹائر برسٹ ہو گئے، پولیس عملہ نے چھلانگیں لگا کر درختوں کی اوٹ میں پناہ لی۔ ملزمان اپنے ساتھی حملہ آوروں کی فائرنگ سے ہلاک ہو گئے۔ پولیس کی جوابی فائرنگ سے ایک حملہ آور زخمی ہوا مگر وہ سب فرار ہو گئے۔"

کمال یہ ہے کہ پولیس کا کوئی آدمی ان مقابلوں میں زخمی نہیں ہوتا جبکہ اصلی مقابلہ میں صورتِ حال اس کے برعکس ہوتی ہے۔

یہ سوال زبان زدِ عام ہے کہ محمد صلاح الدین، حکیم محمد سعید اور مولانا محمد عبداللہ کے قاتل تو اب تک زندہ ہیں مگر رائے ونڈ بم دھماکہ کے ملزم پولیس مقابلہ میں پار بھی کر دیے ہیں۔ یہ ماورائے عدالت قتل کا سلسلہ قیام امن کیلئے نیک شگون نہیں ہے۔ اس کے اثرات و نتائج بہر حال بھیانک ہیں۔

ربوہ کا نام "نواں قادیان" نامنظور

ہم اپنے گزشتہ شماروں میں اس موضوع پر پوری شرح و بسط کے ساتھ اظہار خیال کر چکے ہیں مگر حکومت اس مسئلہ کو روز بہ روز پیچیدہ تر بناتی چلی جارہی ہے۔ بات صرف اتنی تھی کہ مسلمانوں نے قادیانیوں کی آماجگاہ ربوہ کا نام تبدیل کرنے کا متفقہ مطالبہ کیا۔ جسے پنجاب اسمبلی نے منظور کر لیا۔ ملک کے تمام دینی حلقوں نے اس پر خوشی کا اظہار کیا اور پنجاب اسمبلی کو مبارک باد دیتے ہوئے چند متبادل نام بھی پیش کئے۔ جن میں "چناب نگر" بھی شامل تھا۔ حکومت پنجاب نے پہلے "نواں قادیان" تجویز کیا پھر اس شہر کا پرانا نام "چک ڈھگیاں" تجویز کیا اور اب "نواں قادیان" تجویز کر کے غالباً نوٹیفکیشن بھی کر دیا ہے۔

آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختمِ نبوت کے تمام رہنماؤں اور مجلس احرار اسلام کے امیر سید عطاء المحسن بخاری، ناظم اعلیٰ مولانا محمد اسحٰق سلیمی، ناظم نشرواشاعت عبداللطیف خالد چیمہ نے اپنے مشترکہ بیان میں حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ربوہ کا نام "چناب نگر" رکھا جائے۔ "نواں قادیان" کا نام کسی صورت منظور نہیں۔ "نواں قادیان" ربوہ پر قادیانیوں کا تسلط قائم کرنے کے مترادف ہے۔ حکومت پنجاب اس مسئلہ کو سنجیدگی سے لے اور مزید پیچیدہ نہ بنائے۔

O